سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

تذکرہ شیر خداؓ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (التوبہ:۱۰۰)

''اور جو لوگ قدیم ہیں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے اور مدد کرنے والے اور جو ان کے پیرو ہوئے نیکی کے ساتھ اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے اور تیار کر رکھا ہیں واسطے ان کے باغ کہ بہتی ہیں نیچے ان کے نہریں وہ سکونت اختیار کریں گے انہی میں ہمیشہ یہی ہے بڑی کامیابی۔''

وعن ابن عمر قال آخی رسول اللہ ﷺ بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ فقال اخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی و بین أحد فقال رسول اللہ ﷺ انت اخی فی الدنیا والاخرۃ (ترمذی)

''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد اپنے اصحاب میں مواخاۃ قائم فرمائی اور حضرت علی آئے اس حال میں کہ دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور فرمایا کہ آپ ﷺ نے تمام اصحاب میں مواخاۃ قائم فرمائی اور میرے اور کسی دوسرے کے درمیان آپ ﷺ نے مواخاۃ قائم نہیں فرمائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم میرے بھائی ہو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔''

شہادت عثمانؓ

محترم حضرات! پچھلے جمعے آپ حضرات کے سامنے حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کے فضائل و مناقب اور ان کے سخاوت وصفات کا تذکرہ کیا تھا اور ان کی شہادت کا المناک واقعہ وقت کی کمی کے باعث بیان نہ ہوسکا۔ آج ان کی شہادت کا مختصر ذکر اور پھر خلیفہ رابع داماد رسول شیر خدا حضرت علی المرتضیٰؓ کی زندگی کے

چند پہلوؤں پر بات کرنے کی کوشش کرونگا۔

حضرت عثمان غنیؓ نے تقریباً بارہ دن کم بارہ سال تک حکومت کی اور تقریباً ۳۶۰۰ علاقے فتح کئے لیکن یہودیوں اور منافقوں سے یہ ترقی کا دور دیکھا نہ جا سکا اور آخر کار حضرت عثمانؓ کی بغاوت پر اُتر آئے اور مدینہ منورہ میں بغاوت کی آگ لگانا شروع کر دی اور پھر یہ سلسلہ مسجد نبوی تک جا پہنچا اور حضرت عثمان غنیؓ سے خلافت چھوڑنے کا مطالبہ کیا۔ لیکن حضرت عثمان نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری وقت میں مجھے وصیت فرمائی تھی کہ اے عثمان! اللہ تعالیٰ تجھے خلافت کی ایک قمیص پہنائے گا اور اس خلافت میں تجھ سے کام لے گا۔ باغی تیرے خلاف اُٹھ کر کھڑے ہوں گے اور وہ کہیں گے کہ خلافت کی قمیص اُتار دے۔ اے عثمان! اگر تو نے باغیوں کے کہنے پر خلافت کی قمیص اتاری تو قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا خلافت نہ چھوڑنا۔

اس کے بعد حضرت عثمانؓ پر مسجد نبوی میں نماز پڑھنے پر بھی باغیوں نے پابندی لگا دی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا! کہ آپ اجازت دیں کہ ہم باغیوں کا مقابلہ کریں لیکن حضرت عثمان نے سختی سے منع فرمایا۔ آخر کار یہ محاصرہ بڑھتے بڑھتے حضرت عثمان کے گھر تک جا پہنچا۔ حضرت عثمان گھر میں محصور رہے لیکن باغیوں نے ان کو گھر میں بھی نہ چھوڑا اور گھر میں داخل ہو کر آپ کو شہید کر دیا۔ اس وقت آپ قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف تھے اور ظالموں نے دوران تلاوت ہی آپ کو بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا۔ جس سے قرآن مجید کے مقدس اوراق بھی خون آلودہ ہو گئے۔

خلافت علی

محترم سامعین! حضرت عثمان کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ کو خلافت کی ذمہ داری سونپی گئی۔ حضرت علیؓ نبی کریم ﷺ کا چچا زاد بھائی، داماد، غم خوار اور ہم راز ہیں، محبّ اور محبوب بھی ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے۔

عن سهل ابن سعدؓ ان رسول الله ﷺ قال يوم خيبر لاعطين هذه الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه يحب الله ورسوله ويحبه الله و رسوله فلما: قال فبات الناس يدوكون ليلتهم ايهم يعطاها اصبح الناس غدوا على رسول الله كلهم يرجو ان يعطاها فقال: "اين علي بن ابي طالب" فقيل هو يا رسول الله ﷺ يشتكي عينيه۔ الخ (رواه البخاری)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا کہ کل میں یہ جھنڈا ایک ایسے شخص کو دونگا جس کے ہاتھوں سے خداوند تعالیٰ قلعہ خیبر کو فتح کرائے گا اور وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت رکھتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو تمام لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں یہ امید لیکر حاضر ہوئے کہ وہ جھنڈا انہیں ملے گا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: علی بن طالبؓ کہاں ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ انکی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ نے آنکھوں پر لعاب دھن لگایا تو وہ فوراً ٹھیک ہوگئی۔ اور پھر آپ ﷺ نے علم جہاد حضرت علیؓ کے حوالے کیا۔

حدیث بہت طویل ہے لیکن میرا مقصود بیان یہ ہے کہ آپؓ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں۔

بہرحال تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بار حضرت علیؓ کو ایک جہادی مہم کیلئے روانہ فرمایا۔ دیگر صحابہ کرام بھی ساتھ ہیں۔ شیر خدا ان کا امیر لشکر ہیں۔ مہم کامیاب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ بعض حضرات نے حضرت علیؓ کے کس عمل کو غلطی فہمی کی بنیاد پر صحیح نہ سمجھا اور حضور ﷺ سے شکایات کر دی چونکہ وہ شکایات درست نہ تھی تو حضور ﷺ کو یہ شکایات ناگوار گزری اور حضرت علیؓ سے خصوصی تعلق ومحبت کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا گیا:

عن عمران بن حصینؓ ان النبی ﷺ قال! ان علیا منی او انا منه وهو ولی کل مؤمن

''عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا علیؓ مجھ سے ہیں اور میں علیؓ سے ہوں اور علیؓ ہر مومن کا دوست ہے۔'' (رواہ الترمذی)

آپ ﷺ کے ارشاد کا مطلب اور مدعا یہ ہے کہ ہر صاحب ایمان کو حضرت علیؓ سے دوستی اور محبت کا تعلق رکھنا چاہیے۔ اسی طرح ایک مرتبہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو دنیا اور آخرت میں اپنا بھائی کہا اور فرمایا

انت اخی فی الدنیا والاخرة (ترمذی)

وصی رسول ﷺ

محترم سامعین! حضرت علیؓ کو اللہ تعالیٰ نے بڑے اعزازات سے نوازا۔ خصوصاً ایمان لانے والے بچوں میں سب سے پہلے آپؓ ہی ایمان لائے اور پھر تمام مشکل حالات میں نبی کریم ﷺ کے دست راز اور معاون رہے۔ روایات میں آتا ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ وانذر عشیرتك الاقربین اپنے قریبی

رشتہ داروں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرائیے تو آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو بلایا اور کہا علیؓ! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں اور خاندان کو اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دوں اور انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈراؤ لیکن میں اپنے آپ کو اس کام اور ذمہ داری میں بڑا مجبور پاتا ہوں کیونکہ جب میں انہیں دعوت دوں گا تو یہ مجھے ایذا اور تکالیف پہنچائیں گے۔ اسلئے اس حکم کو پورا کرنے میں خاموشی اختیار کی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے تشریف لا کر فرمایا کہ اے محمد ﷺ اگر تم اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بجا آوری نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے گا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا علی! تم آدھ سیر اور تین پاؤ کا کھانا تیار کرو اور اس پر بکری کی ران بھون کر رکھ دینا اور ایک پیالہ دودھ کا لا کر رکھ دینا۔ اس کے بعد تمام بنی عبدالمطلب کو میرے پاس بلانا۔ میں نے ایسا ہی کیا اور تمام بنی عبدالمطلب کو بلایا جو تقریباً ۴۰ افراد تھے۔ دستر خوان پر میں نے کھانا لا کر رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے گوشت کا ایک ٹکڑا اپنے دانت مبارک سے کاٹا اور اس برتن کے کناروں پر رکھ دیا اور پھر فرمایا! بسم اللہ کر کے کھانا شروع کیجئے۔ تمام لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھانا کھالیا۔ میں صرف ان کے ہاتھ چلتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور خدا کی قسم وہ کھانا اتنا تھا جس سے صرف ایک آدمی سیر ہوسکتا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی! ان سب کو پلاؤ میں نے وہ دودھ سب کو پلایا اور وہ دودھ بھی اتنا تھا کہ صرف ایک آدمی کیلئے کافی تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ان کو توحید کی دعوت دینا چاہی تو آپ ﷺ کے چچا ابولہب نے کھڑے ہو کر کہا۔ عرصہ سے یہ تم پر جادو کر رہا ہے یہ سن کر تمام جماعت اُٹھ کھڑی ہوئی اور آپ ﷺ نے کچھ نہ فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کی دعوت کی۔ ابولہب نے اس بار بھی کچھ کہنا چاہا مگر رسول اللہ ﷺ نے پہل کر کے فرمایا: اے بنو مطلب میں نہیں جانتا کہ کس عرب نے مجھ سے پہلے اس سے بہتر کوئی نعمت تمہارے پاس لایا ہو، جو نعمت میں تمہارے پاس لے کر آیا ہوں جس میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو اس بھلائی کی دعوت دوں۔ تم میں سے کون اس معاملہ میں میرا بوجھ اُٹھانے کیلئے آمادہ ہوتا ہے تاکہ وہ میرا بھائی بنے میرا وصی ہو اور میرا جانشین ہو۔ یہ سن کر سب حاضرین صامت اور ساکت رہے۔ کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے فوراً اُٹھ کر کہا! یا نبی اللہ! میں ہی اس معاملے میں آپ ﷺ کا بوجھ اُٹھاؤں گا اور آپ ﷺ کا مددگار اور وزیر بنتا ہوں، حالانکہ اس وقت میں ان میں سب سے چھوٹا، چھوٹی چھوٹی آنکھیں، پتلی پتلی پنڈیوں اور بڑے پیٹ والا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے میری گردن تھام کر کہا یہ میرا بھائی ہے، میرا وصی، میرا خلیفہ اور میرا جانشین ہے تم اس کی بات سنو اور جو کہے اُسے بجا لاؤ اس پر ساری جماعت ہنسنے لگی اور انہوں نے ابو طالب سے کہا سنو تم

کو حکم ہوا ہے کہ تم اپنے لڑکے کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔ آمدم برسر مطلب: آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو پہلی بار اپنا وصی، خلیفہ اور جانشین فرمایا جو بہت بڑا اعزاز واکرام ہے۔

شجاعت علیؓ

محترم سامعین! حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے شجاعت اور بہادری بھی عطا کی تھی۔ غزوہ خیبر کی مشہور جنگ میں اپنے بہترین کارناموں کے بدولت وہ قلعہ جو فتح نہیں ہو رہا تھا اُس کا دروازہ اُکھاڑ پھینکا اور ان کے ہاتھوں ہی خیبر کا مشہور پہلوان مرحب قتل ہوا اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ شجاعت اور بہادری کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ کو معاملہ فہمی اور فیصلوں کی طاقت بھی عطا فرمائی تھی۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: واقضا ھم علی یعنی مشکل مسائل کے حل کیلئے سب سے زیادہ قدرت رکھنے والے علیؓ ہیں۔

عدالت علیؓ

حضرت علیؓ نے فیصلوں اور عدل و انصاف کے واقعات سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں ایک عورت جس پر زنا کا الزام تھا سزا کے لئے لائی گئی۔ حضرت عمر فاروقؓ کے پوچھنے پر عورت نے گناہ کا اقرار کرلیا جو بوجہ خوف تھا سرکاری اہلکار اُس کو پکڑ کر سنگسار کرنے کیلئے لے گئے۔ حضرت علیؓ نے ان سے پوچھا کہ اس عورت کو کہاں لے کر جا رہے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عمر فاروقؓ نے سنگسار کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت علیؓ نے ان سے کہا اس عورت کو چھوڑ دو اور خود حضرت عمر فاروقؓ کے پاس چلے گئے اور عرض کیا کہ آپ نے اس عورت کو سنگسار کرنے کا حکم دیا ہے؟ حضرت عمر فاروقؓ نے جواب دیا ہاں کیونکہ اس نے میرے سامنے جرم کا اعتراف کیا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا! قصور اس عورت کا ہوسکتا ہے لیکن اس بچے کا نہیں جو اس کے پیٹ میں موجود ہے۔ لہٰذا اس معاملے کا خیال کرنا ضروری ہے پھر حضرت علیؓ نے کہا کہ شاید یہ عورت آپ سے مرغوب ہوگئی ہو اور خوفزدہ ہو کر اس نے اقرار کر لیا ہو، حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا "لو لا علی لھلك عمر" اگر علی نہ ہوتے تو عمر کب کا ہلاک ہو جاتا۔

دنیا سے بے رغبتی

معزز سامعین! حضرت علیؓ بے شمار خوبیوں اور صفات کے مالک تھے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مشورے پر مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ بنے اور بہترین خلیفہ ثابت ہوئے۔ آپ کے دور خلافت میں

اسلامی خزانہ (بیت المال) اموال غنیمت سے بھرا پڑا تھا۔ دنیا، مال و دولت، سونا اور چاندی کا آپ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ ایک دفعہ آپ نے بیت المال سے مخاطب ہو کر فرمایا "یادنیا غر غیری" اے دنیا کے مال و مال کسی غیر کو دھوکہ دیں تو مجھے دھوکہ نہیں دے سکتی اور اسی وقت حکمنامہ جاری کر کے تمام مال غرباء و مستحقین میں تقسیم کر دیا۔

سخاوت علیؓ

آپؓ کے بے مثال سخاوت کا ایک واقعہ تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ آپ کے جگر گوشہ حضرات حسینؓ بیمار ہوئے تو حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ ان صاحبزادگان کو صحت دیں تو ہم دونوں تین دن روزے رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو صحت یابی نصیب فرمائی تو دونوں میاں بیوی روزے رکھنے لگے۔ اب افطاری کیلئے بندوبست کرنے لگے۔ ایک یہودی تاجر سے اون کاتنے کیلئے ۲ صاع جو یا آٹے پر بات ہوئی ایک حصہ اون حضرت فاطمہؓ نے کاتی اور ایک صاع جو پیس کر اسکی پانچ روٹیاں پکائیں ایک ایک اپنے لئے دو روٹیاں صاحبزادوں کیلئے اور ایک اپنی کنیز کیلئے۔ شام کو آپؓ نے نماز مغرب پڑھی تو ایک سائل نے دروازے پر دستک دی اور صدا لگائی میں ایک محتاج مسکین ہوں کئی دن کا بھوکا ہوں مجھے کچھ کھلائیں اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کا کھانا کھلائیں گے۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ روٹیاں اس مسکین کو دے دیتے ہیں کنیز نے وہ تمام روٹیاں اس مسکین کو دے دیں دوسرے روز پھر ایک صاع آٹا پیس کر ۵ روٹیاں پکائیں۔ اور پھر وہی کل والا معاملہ پیش آیا اور ۵ روٹیاں مسکین کو دے دیں پھر تیسرے روز بھی یہی معاملہ ہوا اور یہ گھر والے تمام افراد بھوکے رہے۔ صبح روزہ تو تھا نہیں لیکن کھانے کیلئے گھر میں بھی کچھ نہیں تھا۔ نبی کریم ﷺ نے آکر اپنی لخت جگر کی حالت دیکھی تو فرمایا آپ لوگوں کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہے کہو يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۔

محترم سامعین! یہ حالت تھی صحابہ کرامؓ کی جو میں آپ حضرات کے سامنے تین چار جمعوں سے ذکر کر رہا ہوں کہ ان کے ایمان کا حال کیسا تھا؟ اور ان کی دنیا کیسی تھی؟ آج ہم اپنی حالت پر سوچیں کہ ہمارے پاس دنیا کی ہر چیز موجود ہے مگر ایمانی لحاظ سے ہم کافی کمزور ہیں۔ آیئے! یہ عہد کریں کہ صحابہ کرامؓ کی طرح اطاعت، فرمانبرداری، اُن جیسا ایمان اپنے آپ میں لانے کی کوشش کریں گے۔

رب العزت ہم سب کو صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

زیر تعمیر جامع مسجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کا فیس بک اکاؤنٹ

https://www.facebook.com/jamiamasjidmolanaabdulhaq